مرکز تعلیم و تحقیق
گلشن تعلیم، موٹروے چوک، H-15، اسلام آباد

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ 05/05/2025

فتویٰ نمبر 96

سوال: صلہ رحمی کیا ہے۔؟

(محمد اصغر)

جواب: **الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین امابعد:**

صلہ رحمی کا مطلب ہے رشتہ داروں سے تعلق قائم رکھنا۔یعنی ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا،اپنی استطاعت کے مطابق مالی مدد فراہم کرنا، ان کی خدمت کرنا،اور وقتاً فوقتاً ان سے ملنے جانا۔ مختصراً یہ کہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور ان کے لیے خیر خواہی، ہمدردی اور محبت کے جذبات رکھنا صلہ رحمی کہلاتا ہے۔

اس میں والدین (یعنی والد اور ان کے والدین، والدہ اور ان کے والدین)، اور اولاد (بیٹا، بیٹی اور ان کی آگے نسلیں) کے ساتھ ساتھ دوسرے قریبی اور دور کے تمام رشتہ دار شامل ہیں۔تاہم جن رشتہ داروں کا تعلق زیادہ قریب ہے، ان کا حق سب سے مقدم ہے۔

مولانا مودودیؒ فرماتے ہیں۔

صلہ رحمی کا مفہوم رشتہ داری کے تعلق کی بنا پر ہمدردی، معاونت حسن سلوک، خیر خواہی اور جائز حدود تک حمایت کرنا ہے۔صلہ رحمی میں کوتاہی کرنا یا قطعی رحمی کرنا ان بڑے گناہوں میں سے ہے جن کی سخت مزمت قرآن وحدیث میں کی گئی ہے۔(مودودی، رسائل و مسائل۔485)

قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ (20) وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ
سُوءَ الْحِسَابِ (21) وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ (22) جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ
وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ (23) سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ] (24) الرعد: 2420[

ان کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں، اسے مضبوط باندھے کے بعد توڑ نہیں ڈالتے۔ ان کی روش یہ ہوتی ہے کہ اللہ نے جن جن روابط کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں برقرار رکھتے ہیں، اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ کہیں ان سے بُری طرح حساب نہ لیا جائے۔ اُن کا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنے ربّ کی رضا کے لیے صبر سے کام لیتےہیں،نماز قائم کرتے ہیں، ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے علانیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں، اور بُرائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں۔ آخرت کا گھر انہی لوگوں کے لیے ہے، یعنی ایسے باغ جوان کی ابدی قیام گاہ ہوں گے۔ وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے اور ان کے آباؤ اجداد اور اُن کی بیویوں اور اُن کی اولاد میں سے جو جو صالح ہیں وہ بھی اُن

برائے رابطہ: 051-5139063 Taaleemotahqiq@gmail.com Email:fatwa@cer.edu.pk www.cer.edu.pk

کے ساتھ وہاں جائیں گے۔ ملائکہ ہر طرف سے اُن کے استقبال کے لیے آئیں گے اور اُن سے کہیں گے کہ "تم پر سلامتی ہے، تم نے دُنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا اُس کی بدولت آج تم اِس کے مستحق ہوئے ہو۔(تفہیم القرآن)

حدیث مبارکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ حَاسَبَهُ اللهُ حِسَابًا يَسِيرًا وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ، قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ، وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ. قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ، فَمَا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْ تُحَاسَبَ حِسَابًا يَسِيرًا وَيُدْخِلَكَ اللهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ"((المستدرك على الصحيحين للحاكم :3912)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین صفات ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں بھی ہوں اللہ تعالی اس سے آسان حساب لے گا اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کن (صفات والوں) کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تجھے محروم کرے تو اسے عطا کر، جو تُجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر، اور جو تجھ سے (رشتہ داری اور تعلق) توڑے تو اس سے جوڑ۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں یہ کام کرلوں تو مجھے کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ سے حساب آسان لیا جائے گا اور تجھے اللہ تعالی اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمادے گا۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں۔

ليس الواصل بالمكافئ، ولكن الواصل الذي إذا قطعت رحمه وصلها."

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کیا، فرمایا کہ کسی کام کا بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں ہے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ صلہ رحمی کا معاملہ نہ کیا جا رہا ہو تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔(البخاری 5991)

عن ابي هريرة رضي الله عنه، قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:" من سره ان يبسط له في رزقه وان ينسا له في اثره فليصل رحمه."

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے پسند ہے کہ اس کی روزی میں فراخی ہو اور اس کی عمر دراز کی جائے تو وہ صلہ رحمی کیا کرے۔(البخاری 5985)

قطعی رحمی کی سزا دنیا و آخرت میں

نیز احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ دُنیا میں بالخصوص دو گناہ ایسے شدید تر ہیں جن کی سزا نہ صرف یہ کہ آخرت میں ہوگی، بلکہ دُنیا میں بھی پیشگی سزا کا ہونا بجا ہے: ایک ظلم، دُوسرے قطع رحمی۔(ابن ماجہ: 4211، ترمذی: 2511، الترغیب: 3848)

ہمارے معاشرے میں قطع رحمی بڑھتی جا رہی ہے، اچھے دین دار لوگ بھی رشتہ داروں کے حقوق کا خیال نہیں کرتے۔ جب کہ رشتہ داروں کے شریعت میں بہت سے حقوق بتائے گئے ہیں۔

مرکز تعلیم و تحقیق
گلشن تعلیم، موٹروے چوک، H-15، اسلام آباد

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ ______ فتوی نمبر ______

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّه وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ] الروم: 35

ترجمہ:..."سو (اے مخاطب) تو قرابت دار کو اس کا حق دیا کر اور (اسی طرح) مسکین اور مسافر کو۔ ان لوگوں کے حق میں بہتر ہے جو اللہ کی رضا کے طالب رہتے ہیں اور یہی لوگ تو فلاح پانے والے ہیں"۔

حدیث میں ہے:

۱"-عن جبير بن مطعم قال: قال رسول الله ﷺ لايدخل الجنة قاطع. متفق عليه." (مشكوٰة:419)

ترجمہ:..."حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا"۔

۲"-عن أبي بكرة قال: قال رسول الله ﷺ ما من ذنب أحرىٰ أن يعجل الله لصاحبه العقوبة في الدنيا مع ما يدخرله في الآخرة من البغي وقطيعة الرحم". (أبوداود وترمذي، مشكوٰة:420)

ترجمہ:..."حضرت ابو بکرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی گناہ اس بات کے زیادہ لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ارتکاب کرنے والے کو دنیا میں بھی اس کی سزا دے اور (مرتکب کو) آخرت میں بھی دینے کے لیے (اس سزا) کو اٹھا رکھے، ہاں دو گناہ اس بات کے لائق ہیں ایک تو زنا کرنا اور دوسرا ناتا توڑنا"۔

فقط واللہ اعلم

کتبہ: **مفتی ناصر سیماب**
رفیق دار الافتاء مرکز تعلیم و تحقیق اسلام آباد

مفتی وصی الرحمن
رفیق دار الافتاء مرکز تعلیم و تحقیق اسلام آباد

ڈاکٹر حافظ حبیب الرحمن
رئیس دار الافتاء مرکز تعلیم و تحقیق اسلام آباد